# جواب درخواست کیاو قادیانی مؤرخہ ۲۵ جون ۱۸۹۷ء

[جسمیں کادیانی نے آخری حیلوں و مذبوحی حرکات (جھوٹے خوابوں اور مصنوعی الہامات) کی طرف رجوع کیا ہے۔ اور اس سے پہلے بطور تمہید ایک شخص سید عالم طالب العلم ایف۔ او۔ ایل پر ایک خواب کا افترا کیا۔ اور دو فرضی ملہموں کے دو جھوٹے الہام شائع کر دیئے۔]

کیاو صاحب نے اپنا باطل مذہب چلانے اور اس ذریعے سے دنیا کا عیش اڑانے کے لئے کئی حیلے کئے اور کھیل نکالے۔ مگر وہ کارگر نہ ہوئے۔ سب سے پہلے آپ نے اسلام کے وکیل بنکر اسلام کیطرف سے اقوام غیر سے مقابلہ و مباحثہ کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اور ایک کتاب براہین نام کی تصنیف کا اشتہار دیا۔ اور اسکے ذریعہ باقرار خود دس ہزار روپیہ کے قریب شائقین تائید اسلام سے بٹورا۔ پھر جب دیکھا کہ منجملہ تین سو دلائل عقلیہ کے جو قرآن ہی سے نکال کر اس کتاب میں پیش کرنیکا مینے اشتہار میں وعدہ دیا ہے۔ ایک دلیل بھی میں بیان نہیں کر سکا اور نہ کر سکتا ہوں۔ تو اسی کتاب کی تیسری جلد سے الہام بازی شروع کر دی۔ اور اپنی مجددیت اور بہت سے پہلے اکابر اولیا پر فوقیت کے دعوے کی پٹڑی جمادی۔ اس سے دکان اچھی طرح نہ چلی تو پھر مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کے دعوے کا جھنڈا کھڑا کر دیا۔ اور معجزات و نشان نمائی کا نعرہ مارنا شروع کر دیا۔

اور ان سب دعاوی کے اثبات کے لئے کبھی مناظرہ کیطرف رجوع کیا۔ کبھی مباہلہ کی طرف لوگوں کو بلایا۔ کبھی کوئی رسالہ یا قصیدہ اردو یا فارسی میں بنا کر اسمیں لن ترانیاں

ہائکین کبھی عربی مین نثر یا نظم لکھ کر اپنے ملہم و موید من اللہ ہونیکی دلیل بنائی۔
معجزہ و نشان آسمانی کسی نے چاہا تو اسی کی موت کو یا اسکے زمرہ احباب کے موت یا
مصیبت کو نشان قرار دیا۔ اور جس کی نسبت کوئی نشان نہ بن سکا اسکو گالیون اور بددعاؤن
سے ڈرانا اور دھمکانا اختیار کیا۔

وازانجاکہ بحکم "لکل فرعون موسی" ہر گمراہ کے مقابلہ کے لئے حق گو بھی ہوتے
چلے آئے ہیں۔ لہذا خدا تعالے نے اس گمراہ کے مقابلہ مین علماء اسلام کو موفق و مامور کیا۔
جنہون نے اس کیاد کے ہر ایک کید کو ظاہر کر دکھلایا۔ اور خاصکر خادم قوم مؤلف اشاعۃ السنہ
کو تو اس اہتمام سے موفق کیا۔ کہ اُسنے حسبۃ للہ و نصحا للخلق اللہ اظہار و ابطال مکاید
کادیانی کو حد کمال تک پہنچا دیا۔ اور ۱۸۸۹ء سے سنہ رواں تک اس کیاد کا پیچھا نہیں چھوڑا
اسکی ہر ایک بات کا اچھی طرح اظہار و ابطال کیا۔ اُسکے دعوے وکالت و حمایت اسلام
اور تصنیف کتاب براہین کی نسبت یہ ثابت کر دیا۔ کہ یہ محض اُسکا فریب و ڈھکوسلہ و لاف زنی ہر
نہ اُسنے کوئی ایسی کتاب (جس مین تین سو دلائل عقلیہ ہون) تائید اسلام مین بنائی۔ اور نہ آئندہ
بنا سکتا ہے۔

اور اسکے دعوے الہام و مجددیت و مسیحائی و مہدیت کی نسبت یہ ثابت کر دیا کہ ایسا شخص خدا کا
ملہم اور دین اسلام میں مجدد ہرگز نہین ہو سکتا۔

اور اُسکا مسیح موعود و مہدی مسعود ہونا تو ایسا محال ہے جیسے سوئی کے سوراخ سے
اونٹ کا نکل جانا محال ہے۔

نشان آسمانی نہ اُسنے آجتک کوئی دکھایا۔ اور نہ آئندہ دکھا سکتا ہے۔ اور جن لوگونکی
نسبت اُسنے موت یا کسی عذاب کی خبر دی تھی۔ انکی نسبت اسکی خبرون کا جھوٹ بخوبی
ظاہر ہو گیا ہے۔

اُسکے دعوے مناظرہ کو چھ روز تک لودھیانہ مین اُسکو خوب رگڑنے اور رتاڑنے

سے اور دہلی لاہور و سیالکوٹ وغیرہ میں خوب چتہاڑنے اور بہگانے سے بہولا دیا یہانتک
کہ اسکو مجبور ہوکر اپنے حق میں یہ الہام داحتلام شیطان، گھڑنا پڑا۔

یاعلی دعہم وانصارھم وزراعتھم - اے علی ان مولویون اور اُنکے پیرون کو چھوڑدے
یعنے ان سے مباحثہ نہ کر دجسکو اُسنے کتاب آئینہ میں درج کرکے مشتہر کیا ہے۔

اُسکے دعوئے مباہلہ کو یون اس سے چھوڑایا۔ کہ بارہا اس سے مباہلہ کرنے کو مستعدی
کا اظہار کیا۔ اور اسکی شرایط مباہلہ کا فساد ظاہر کرکے ان شروط کو بالائے طاق لکھکر مباہلہ کرنے
پر اسکو مجبور کیا۔ ان حیلون کو توڑ کر اُسکو بے دست و پا کیا گیا۔ تو اُسنے ایک حیلہ یہہ نکالا
جسکو اُسنے اشتہار قطعی فیصلہ ۹ امئی ۱۸۹۷ء میں مشتہر کیا ہے۔ کہ فریقین اپنے اپنے گھروں پر
بیٹھ کر دعائیں کرین۔ یعنے بالمشافہ مباہلہ کرنے سے حضور اینجانب رہ چکے ہیں۔ لہذا ہمارے پاس
کوئی صاحب نہ آئین۔

اس امر کو بھی منظور کیا گیا۔ اور اس حیلہ کو توڑا گیا تو اب آپ نے آخری حیلہ یہہ
نکالا ہے۔ جسکو درخواست ۱۵ جولائی ۱۸۹۷ء کے ذریعہ سے مشتہر ہے۔ اور کہا ہے " مینے
ہر طرح سے مخالفونکو سمجھایا۔ پر وہ باز نہ آئے۔ آخر یہ تجویز سوچی کہ وہ سب میری نسبت
دعا کریں۔ اور جو حال میرا انپر خوابون میں ظاہر ہو اُسکو میرے پاس لکھکر بہیجدین۔ میں
شائع کردونگا "۔ جس سے اُسکا مقصود و غرض یہ ہے کہ لوگ اس طرف متوجہ ہونگے
اور اپنی خوابونکو لائق دست آویز اور شرعی دلایل سمجھ لین گے۔ تو پھر میں بھی اُن کے
مقابلہ میں اپنی اور اپنے گروہ کی جھوٹی خوابون اور الہامونکو مشتہر کردونگا۔ اور اُن
خوابون والہامون کی کثرت سے متمسک ہونگا۔ اور اس حجت مسلمہ فریق ثانی کے
ذریعہ سے اپنی جانب کے الہاموں اور خوابونکا غلبہ ثابت کردونگا۔

چنانچہ اس قسم کے دو بناوٹی الہام اس درخواست سی چند روز پہلے اور ایک
بناوٹی خواب اس درخواست کے پیچھے آپنے شایع کردیئے۔ جو بعض ناواقفوں

تصحیح غلطی۔ صفحہ ۱۹۵ کی سطر ۱۰ میں بجای ۱۵ جون ۱۸۹۶ء ۱۵ جولائی ۱۸۹۶ء پڑھو۔ سطر ۱۱ میں ۱۳۱۰ھ بجائے ۱۳۱۴ھ پڑھو۔ پہلے صفحہ ۱۹۲ کی سطر ۱۵ میں یہ تو وہ کی جگہ یہ تو دو پڑھو۔

کی گمراہی کا باعث ہو گئے۔

اس درخواست سے پہلے ایک بناوٹی الہام اُسنے اپنے ایک خاص مرید۔ اور دلال فتح محمد پوسٹ ماسٹر لیہ ضلع ڈیرہ غازیخان اور اُسکی ہمشیرہ کے نام سے مشتہر کیا ہی جسکی نقل یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

## اشتہار واجب الاظہار

وَکَفیٰ بِاللّٰہِ شَہِیۡدًا مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

ای جماعت مؤمنین اہل اسلام میری عرض کو متوجہ ہو کر سنو۔ آپ آخرت میں اللہ تعالے سے ملاقات کرنے پر ایمان رکھتے ہو۔ آپ لوگونکو اسی خدا وحدہ لاشریک کی قسم پر اعتماد کرنا چاہیئے۔ اور میری شہادت حق کو غور سے سُنو اور پڑھو۔ میں ایک عورت اُمّی عربی اور فارسی سے محض بے خبر ہوں۔ یہ خدا تعالے کی صریح کرامت ہو کہ عربی میں مجھے الہام ہوتے ہیں۔ اور الہام اور کشف کی رو سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوے مسیح موعود اور مہدی مشہور ہونے کی خبر مجھے ہو چکی ہے۔ اور وہ الہامات یہ ہیں۔

(۱) ویکبر احمد (۲) الم یاتکم نذیر (۳) فلم یخزن اللہ فلا غالب لہ الا ھو (۴) ھم یکذب بالدین (۵) صدیق صادق (۶) وعدہ مفعولا (۷) احمد دار السلام۔ اور کشف میں مجھے مرزا غلام احمد صاحب دکھلایا گیا ہے۔ اور ایک آواز دینے والے نے مکرر سہ کرر پکار کر کہا۔ کہ مرزا صاحب کی فتح ہوئی ہے جو لوگ مرزا صاحب کو کافر اور دجال کہتے تھے۔ اب اس فتح کے عوض میں وہ لوگ خود دجال بنگئے۔ یہ سب دجال آگ میں جلائے گئے ہیں۔ اور پھر ایک ہندو برہمن نظر آیا۔ قریب آکر رکوع کرنے کی شکل میں جھک گیا۔ اور یہ الہام ہوا۔ عباد اللہ وجھکو۔ اور مولویوں نے امّت محمدیہ میں تفرقہ ڈال رکھا ہے۔ اور اہل حق کا نام کافر رکھدیا ہے۔ اسلئے میں خداتعالے

سے اطلاع پاکر گواہی دیتی ہون کہ میرزا صاحب غلام احمد قادیانی حق پر ہے۔ اور تمام مولوی انکو کافر اور مفتری کہنے والے باطل پر۔ اب اگر کوئی میری گواہی ماننے یا نہ مانے لیکن میرے الہام کی سچائی کے لئے اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہوگی۔ کہ جس زبان میں مجھے الہام ہوتا ہے یعنے عربی میں اس سے بے خبر ہون۔ لہذا یہ اشتہار بطور شہادت وصداقت بذریعہ اپنے بھائی حقیقی فتح محمد برادر کے شائع کرتی ہون۔ تاکہ امانت خدا تعالے کو لوگون میں پہنچادون۔ فصاحت لیوم کرامۃ بزہرت فلعلک باخع النفسک فخرض المؤمنین کذلک حقت کلمۃ ربک علی الذین فسقوا انہم لایؤمنون

عاجزہ غلام فاطمہ بنت محمد خان بزدار ساکنہ خاص شہر لیہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان بذریعہ برادر حقیقی خود فتح محمد بزدار۔ دہم ذوالحجہ ۱۳۱۴ھ مطابق ۱۳ مئی ۱۸۹۷ء۔

دوسرا بناوٹی الہام اُنسے ایک مجذوب فقیر کے نام سے گھڑکر مشتہر کیا ہے۔ جس کی نقل ذیل میں ہے۔

## ایک گواہی

یہ اشتہار ایک مجذوب نے جو سیالکوٹ میں قریب بارہ سال سے مقیم ہے۔ ہمارے پاس شائع کرنے کیلئے بھیجوایا ہے۔ لہذا ہم اسجگہ اسکی نقل مطابق اصل بلفظہ کردیتے ہیں اور وہ یہ ہے۔

### بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

### اشتہار واجب الاظہار

خدا کے فضل اور الہام سے روح جناب رسول مقبول صلعم سے روح کل شہداسے روح کل ابدالون سے روح کل اولیاء سے جو زمین پر ہیں اور اُن روحون سے جو چودہ طبقوں کی خبر رکھتے ہیں۔ مینے ان سب سے الہام اور گواہی پائی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو اللہ جلشانہ نے بھیجا ہے۔ رسول مقبول کے زین میں سخت فتنے برپا ہوگئے۔ وہ حد درجہ کا ضعیف ہوگیا ہزارون ملعون فرقے جیسے نصارے اور رافضی پیدا ہوکر لوگون کی گمراہی کا باعث ہوئے۔ پہلی

مسیح موعود کو بھیجنے کی ضرورت ہوئی۔ اُسوقت یہہ خوفناک فتنے پیدا ہوئے ان کی اصلاح ایک بھاری نبی کا کام تہا۔ مگر چونکہ رسول مقبول کے بعد کوئی نبی نہیں آنا تھا۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مرزا صاحب کو جو رسول مقبول کی دستار مبارک ہیں بھیجا۔ جو لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ اس جسم سے زندہ آسمان پر اٹھائے گئے وہ جھوٹے ہیں۔ کوئی آسمان پر موت کا مزہ چکہے بغیر اور جسم کے ساتھ نہیں گیا۔ اے علماء گدی نشینو! ای فقرا گدی نشینو! اے اہلبیت گدی نشینو! سُن رکھو عنقریب آسمان سے بڑی بھاری جلالی گواہی اس سلسلہ کی سچائی کی ظاہر ہونیوالی ہے۔ اخود خدا بڑے زور سے گواہی دیگا۔ پہر تم اس مخالفت میں بڑی ذلیل اور شرمندے ہوگے۔ یہ میرا اشتہار سچا ہے۔ یہ لوح محفوظ کی نقل ہے۔ میں دیکھتا ہوں اس مخالفت سے خدا تعالےٰ تمپر سخت ناراض ہے۔ رسول مقبول تم سے حد درجہ بیزار ہے۔

المشتہر فقیر محمد سیالکوٹ برلب ایک باغ لبتی والہ ۲۸ مئی ۱۸۹۷ء مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان

وہ بناوٹی خواب جسکو اُسنے اپنے خاص مریدان اور حواریان لاہور کی معرفت چہپوا کر مشتہر کیا ہے۔ یہ ہے۔

ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایٰتہ انہ لا یفلح الظلمون ۵

اس سے ظالم کون ہے جو جہوٹ خدا پر باندہتا ہے یعنے دروغگوئی کے طور پر مورد الہام ورویا اپنے آپ کو ٹھیراتا ہے۔ یا خدا کے نشانوں کو جھٹلاتا ہے۔ ایسے ظالم مقر بھلا نہیں پاتے۔

## رؤیائے صادقہ

میں مندرجہ بالا آیت کے نازل کرنے والے خدا تعالےٰ کو حاضر ناظر جانکر اور اسبات پر کامل ایمان رکھکر اس آیت کا مصداق ضرور ہلاک ہوگا۔ ذیل کا رؤیا جو مجھے ہوا۔ بطور گواہی مسلمان بہائیوں کو سناتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ اپنے وعدہ کے مطابق بہت جلد

اس ظالم کو ہلاک کرے جو باوجود مورد الہام و رویا نہ ہونے اپنے آپ کو ملہم مشتہر کرے۔

## وہ رویا یہ ہے

میں ۱۹ جون ۱۸۹۷ء کو تقریباً ۷ بجے شام کے سیدمٹھ بازار میں جا رہا تھا کہ چند آدمی خربوزہ فروش کی دوکان پر بیٹھے تھے۔ اور سر سید احمد خانصاحب اور مرزا صاحب قادیانی کی توہین کر رہے تھے۔ میں وہان کھڑا ہو گیا تو تمام باتیں سنین اُنہوں نے مرزا صاحب کو دشنام بھی دین اور اور بھی بد گویان کیں (ناگفتہ بہ) میں چونکہ مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے بالکل برخلاف تھا۔ سنکر نہایت خوش ہوا۔ اور واپس چلا آیا۔ خیر رات تک مجھے یہ خیال نہ بھولا۔ جب میں رات کو سویا تو میں کیا دیکھتا ہون کہ میں جنگل میں جا رہا ہون۔ اور جنگل ہی میں ایک مسجد آئی ہے جسکے باہر کی دیواریں بہت چھوٹی ہیں۔ اور اسمیں ایک مجمع عام ہے اور دو تین آدمی دیوار کے ساتھ لگے کھڑے ہیں۔ میں بھی وہان جا کر کھڑا ہو گیا۔ چند آدمیوں نے ہمیں دیکھ کر کہا کہ بھائی اندر آ کر بیٹھو حسب الحکم میں اور وہ آدمی شریک مجمع ہوئے۔ میں نے سب سے ذی عزت صاحب کیطرف اشارہ کر کے ایک صاحب سے کہا کہ یہ صاحب کون ہیں۔ اُسنے کہا کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں میں باغ باغ ہو گیا۔ کہ زیارت نصیب ہوئی۔ پھر مین نے دوسرے درجہ کے ذی عزت صاحب کی بابت استفسار کیا تو اُس نے کہا کہ یہ مرزا صاحب قادیانی ہیں۔ یہ سُنکر میں نے رات کی گرمجوشی میں جو الفاظ ان آدمیون سے سُنے تھے وہی کہدیئے۔ تو تمام حاضرین مجلس نے شور و غل کیا۔ اور ناراض ہو کر مجھے نکالنے پر آمادہ ہو گئے۔ (اس سے میں نے یقین کیا۔ کہ یہ تمام آدمی جو مقرب ہیں یہ وہی صاحب ہیں۔ جو مرزا صاحب کو مسیح موعود سمجھتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں۔ خیر اتنے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑے حلم اور نرمی سے مجھ غریب کو بُلایا۔ اور بذریعہ ترجمان جو وعظ نصیحت کی وہ بعینہ ذیل درج کرتا ہون۔

بزرگوں کو دشنام دینا بہت بُرا ہے۔ تم کسی بزرگ کو دشنام نہ دو۔ کیونکہ جس شخص کو تم باطل خیال کرکے از روئے تعصب کے گالی دیتے ہو۔ یہ میری طرح مرسل ہے۔ اور سچا مسیح موعود ہے جسکا گواہ وہی (قانون اسلام ہے) جو کلام الہی سے موسوم ہے۔ آیات قرآن کے بموجب یہی مسیح موعود ہے۔ اگر لوگ اُنکو بُرا جانتے ہیں تو کچھ بھی مضایقہ نہیں۔ اس سے بڑھ کر مجھپر طعن وطنز ہوئی۔ اور انہی خطابونکا مورد ہوا۔ جنکے مرزا صاحب ہو رہے ہیں۔ لیکن مینے کچھ بھی پروا نہ کی اور اپنے دین کو کامل کر دیا۔ اب یہ شخص اپنے وعدے کے مطابق آیا ہے۔ لوگ اسکو نہ مانیں گے تو جہنم میں گرائے جاینگے۔ اور میرے مقرب اور اللہ کے پیارے وہی شخص ہونگے۔ جو مرزا صاحب کے مقبول ہونگے۔ اور ضرور ہے کہ تمام لوگ اُنپر ایمان لاکر جنت کے مستحق ہونگے۔ اور قریب ہے کہ خداوند کریم ان لوگوں پر جو اُنکو بُرا خیال کرتے ہیں عذاب نازل کریگا۔ اور وہ لوگ توبہ کرینگے۔ اور انہی پر یقین لاینگے میرا یہ بیان حلفیہ ہے جو میں نے دیکھا۔ اور سُنا وہ لکھ دیا۔ میں جناب حضرت مرزا صاحب کے مخالفین میں سے تھا۔ اب اس اشتہار کے ذریعہ توبہ کرتا ہوں۔ وما علینا الا البلاغ

راقم

خاکسار محمد سید علم ایف۔ او۔ ایل۔ کلاس اورنٹیل کالج لاہور متوطن گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

اس درخواست کیا دکادیانی صاحب کا جواب اور اس کے بناوٹی الہامات اور جھوٹے خوابونکا (جسکی اشاعت وہ کرچکا ہے۔ یا آئندہ کریگا۔) رد وابطال ایسے مسلمہ اصول سے پیش کیا جاتا ہے۔ جنمیں کیا دکادیانی کو مجال مقال نہ ہو۔

## جواب درخواست

ہم خدا کے فضل وتوفیق سے الہام کے مثبت ہیں نہ منکر اور اُسکا اثبات دلایل عقلیہ ونقلیہ سے نمبر ۱۰ و ۱۱ جلد ۷ میں بضمن "ریویو براہین احمدیہ" ایسا کرچکے ہیں۔ جسپر آجتک ہم کو قیام وثبات ہے۔ دگو براہین کو ایک مدت سے دجب ہے کہ کادیانی اسلام سے مرتد ہوکر

کفر بکنے لگ گیا ہے) مجموعہ خرافات واباطیل اور اُسکے مندرجہ الہامات کو احتلامات شیطانیہ و گوزہائشتر جانتے ہیں۔ اور اُنکو اپنے اُن اصول ودلائل کا جو ریویو میں بیان کرچکے ہیں۔ مورد ومحل نہیں سمجھتے)

ایسے ہی ہم رویا صالحہ (یعنی خوابوں) کے قائل ومثبت ہیں۔ نہ منکر۔ اور ان کا اثبات ہم بضمن خطبہ (یا لیکچر) نمبر ۸ وغیرہ جلد ۱۷ میں کرچکے ہیں۔ ولیکن غیر نبی کے الہام یا رویا (خواب) کو ہم حجت شرعی نہیں جانتے۔ اور اُنکے ہر ایک الہام کو تلبیس ابلیس سے محفوظ نہیں سمجھتے۔ اور اُنکی قبولیت کی یہ شرط لازم ملنے ہوئے ہیں۔ کہ وہ ظاہر دلائل شریعت کا مخالف نہو۔ اور انکا مورد (صاحب الہام) متقی وپرہیزگار ہو فاسق۔ فاجر۔ اور اخوان الشیاطین سے نہو اور اپنے اس اعتقاد وتحقیق کو ہم اسی ریویو براہین احمدیہ میں بصفحہ ۱۰۳ نمبر ۱ جلد ۷ میں اصول مسلمہ قرار دیچکے اور صاف صاف لکھ چکے ہیں۔

یہ اصول تو مسلم ہیں۔ کہ (۱) ملہم (غیر نبی) اپنے سبھی الہامات میں معصوم نہیں ہوتا۔ اسکے بعض الہامات میں تلبیس ابلیس کا امکان واحتمال ہے۔ (۲) اور وہ خود بھی اپنے ہر ایک الہام پر (جب تک ان کا مخالف شریعت نہ ہونا ثابت نہ کرلے۔) یقین کرنے کا شرعاً مجاز نہیں۔ (۳) اور اسکا یقین (جو اُسکو اپنے الہام پر خود بخود حاصل ہوتا ہے) شرعی حکم نہیں۔ (۴) اور بناءً علیہ) اسکا ہر ایک الہام خود اُسکے حق میں بھی ایسی دلیل شرعی (جسپر اہل اسلام کا اتفاق ہو۔) نہیں ہے۔ چہ جائے کہ وہ اوروں کے حق میں دلیل شرعی قطعی واجب العمل ہو"

اشاعۃ السنہ نمبر ۵ و ۶ جلد ۲ کے صفحہ ۱۵۳ وغیرہ میں انہی اصول کی تائید وتسلیم کے متضمن عبارات احیاء العلوم۔ میزان کبریٰ۔ وفرقان وغیرہ منقول ہوئے ہیں۔ جن کی تسلیم سے ہم کو اب بھی انکار نہیں ہے۔

اور اس سے پہلے بصفحہ ۲۸۳ نمبر ۹ جلد ۷ بدست آویز آیت هل انبئكم على من تنزل الشياطين بیان کرچکے ہیں۔ کہ جھوٹے اور بدکار شیطان کے ملہم ہوتے ہیں۔

نہ خدا کے۔ اور اس سے پہلے نمبر ۵ و ۶ جلد ۲ کے صفحہ ۱۵۲ و صفحہ ۱۸۴ میں جو ۱۸۷۹ء کو شایع ہوئے ہیں لکھ چکے ہیں۔

اور امام غزالی جو بڑے کشفی والہامی مشہور ہیں جنکی عبارت مثبتہ الہام تائید سوال میں مسطور ہی۔ اسی عبارت کے متصل صفحہ (۱۶) جلد ۳ میں احیاء کے فرماتے ہیں۔

بیان تسلط الشیطان علی القلب بالوسواس ومعنی الوسوسة وسبب غلبتها۔

دلپر شیطان کی سلطنت اور معنے وسوسہ اور اُسکے غلبہ کے سبب کا بیان۔

ثم ضرب للقلب مثلا مفادہ تصویر دخول الوساوس الیہ ثم ذکر مداخل الوساوس الیہ من الحواس الخمسة الظاھرة والقوی الباطنة من الشھوة والغضب وغیرھما وفسر الوسوسة والالھام والملک والشیطان والتوفیق والخذلان۔

پھر امام غزالی نے دل کی ایک ایسی مثال جسمیں وسوسے آنے کی صورت کا بیان ہو۔ بتلائی پھر وسوسہ کے راستونکو ذکر کیا۔ جو ظاہری حواس ہیں اور باطنی قوتیں جیسے شہوت وغضب وغیرہ اور معنی وسوسہ والہام و فرشتہ شیطان اور توفیق و خذلان کو بیان کیا۔

ثم قال ولما کان لا یخلو قلب عن الشھوة وغضب وحرص وطمع وطول امل الی غیر ذلک من الصفات البشریة المنشعبة عن الھوی لاجرم لم یخل قلب ان یکون الشیطان فیہ جولان بالوسوسة

پھر کہا جب کوئی دل شہوت وغضب وحرص وطمع اور لنبی امید وغیرہ صفات بشریہ سے جو ہوائے نفسانی کی شاخیں ہیں۔ خالی نہوا تو ضرور ہوا کہ کوئی دل اسبات سے خالی نہو۔ کہ شیطان کو اس میں وسوسہ کے ساتھ جولانی ہو۔

ولذلک قال صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا ولہ شیطان قالوا وانت یا رسول اللہ قال وانا الا ان اللہ

اسیواسطے آنحضرت نے فرمایا ہے۔ تم میں کوئی ایسا نہیں جسکے ساتھ شیطان نہ ہو صحابہ نے کہا آپ بھی ایسے ہیں۔ فرمایا

اعاننی علیه فاسلم فلا یامر الا بخیر
احیاء العلوم ص ۱۶ جلد ۳-

ہاں میں بھی ایسا تھا۔ ولیکن اللہ تعالے نے مجھے شیطان پر غلبہ دیدیا ہے۔ وہ میری تابع ہوگیا ہے۔ مجھے بجز خیر کچھ نہیں کہتا۔

اور امام غزالی نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ شیطان کو عرش اور لوح محفوظ کی صورت بن جانے کی قدرت ہے۔ جسکے مشاہدہ سے صاحب کشف یہ گمان کرتا ہے۔ کہ مینے عرش یا لوح سے علم حاصل کیا ہے۔ اور واقع میں وہ شیطان سے ہوتا ہے۔

ایسا ہی امام شعرانی کہ وہ بھی بڑے صوفی والہامی مشہور ہیں اور مشاہدہ عین شریعت ودوزخ وبہشت کے اپنے ان آنکھوں سے مدعی اور کشف والہام کے بڑے بھاری معتقد میزان کبرے صفحہ (۱۳) میں فرماتے ہیں۔

فان قلت فلای شئ لم یوجب العلماء باللہ تعالی العمل بما اخذہ العالم من طریق الکشف مع کونه ملحقا بالنصوص فی الصحة عند بعضهم فالجواب لیس عدم ایجاب العلماء العمل بعلوم الکشف من حیث ضعفها و نقصها عما اخذہ العالم من طریق النقل الظاهر وانما ذلك للاستغناء عن عدہ فی الموجبات بصرائح ادلة الکتاب و السنة عند القطع بصحته ای ذلك الکشف فانه حینئذ لا یکون الا موافقا لها۔ اما عند عدم القطع بصحته فمن

اگر تو سوال کرے کہ جس بات کو طریق کشف سے کوئی عالم حاصل کرتا ہے۔ باوجودیکہ وہ بعضوں کے نزدیک حکم صحت میں نصوص (آیت یا حدیث) سے ملحق ہے۔ پھر اُسپر عمل کرنے کو علماء نے کیوں واجب نہیں کیا۔ تو جواب اسکا یہ ہے کہ علماء کا اس پر عمل کرنے کو واجب نہ کہنا اس سبب سے نہیں کہ وہ ضعیف ہے۔ اور اس علم کی نسبت (جو علماء طریق ظاہری نقل سے اخذ کرتے ہیں) ناقص ہے۔ وہ تو فقط اس لئے ہے۔ کہ کتاب وسنت کے ہوتے کشف کو (جو صحیح قطعی ہو) حجت ودلیل ٹھرانے کی

حیث عدم عصمة الاخذ لذلك العلم فقد یکون دخله التلبیس من ابلیس فان الله تعالی قد اقدر ابلیس کما قال الغزالی علی ان یقیم للمکاشف صورة المحل الذی یاخذ علمه منه من سماء او عرش او کرسی او قلم او لوح - فربما ظن المکاشف ان ذلك العلم عن الله تعالی فاخذہ به فضل واضل - فمن ههنا اوجبوا علی المکاشف ان یعرض ما اخذہ من العلم من طریق کشفه علی الکتاب والسنة قبل العمل به فان وافق فذلك والا حرم علیه العمل به (میزان کبرے ص۳۰)

حاجت نہیں - اسلئے کہ وہ قطعی ہونیکی صورت میں کتاب وسنت کے موافق ہوگا - یعنے پھر اسکو حجت مستقل ٹھہرانے کا کیا فائدہ اور اگر کشف کی صحت کا تقین نہ ہوا اور وہ جگہ ہی جہاں اُسکے حاصل کرنے والے میں عصمت نہیں تو وہاں تلبیس ابلیس کا دخل ہے - یہ اسلئے ہو کہ اللہ تعالے نے شیطان کو جیسا کہ غزالی وغیرہ نے کہا ہے - یہ قدرت دی ہو کہ وہ صاحب کشف کے سامنے اسکے محل کشف کی جس سے وہ علم لیتا ہے - آسمان کی صورت بنادوے یا عرش کی یا کُرسی کی یا قلم کی یا لوح محفوظ کی - پھر بسا اوقات صاحب کشف سمجھتا ہے کہ مینے خدا تعالے سے علم حاصل کیا ہی - سو اسکو لے لیتا ہے - پس آپ بھی گمراہ ہوتا ہے - اور لوگونکو بھی گمراہ کرتا ہے -

اسی جگہ سے علمار نے صاحب کشف پر واجب کیا ہے کہ وہ اپنی اس بات کو جو طریق کشف سے لیتا ہے عمل کرنے سے پہلے قرآن وحدیث پر پیش کرے - پس اگر موافق پاوے تو اُسپر عمل کرے - ورنہ اُسپر عمل کرنا حرام ہے -

اور کیا دکادیانی صاحب بھی ہمارے ان اصول کو بدل مان چکے ہیں - اور ہمارے اس ریویو کو جسمیں یہ اصول بتائے ہیں، اپنا مؤید سمجھکر سر اور آنکھوں پر رکھ چکے ہیں - اور ہم کو خوب یاد ہے - کہ جب یہ ریویو شائع ہوا ہے - تو اُنھوں نے اپنے ایک لاہوری دلال (یا ایجنٹ) الٰہی بخش اکونٹنٹ کی معرفت ہمارے پاس پچاس روپیہ بھیجوا کر یہ لکھا تھا

کہ اس پچاس روپیہ کے عوض میں اشاعۃ السنہ کے وہ نمبر جنمیں ریویو درج ہے لوگوں کو مفت تقسیم کئے جاویں اور ہمنے اس روپیہ کے عوض میں لودہانہ میں (معرفت آپکے سابق حواری میر عباس علی صوفی کے (جو آخر آپکی مکاری دیکھکر آپ سے منحرف ہو گئے۔ اور تائب ہو کر اس دنیا سے کوچ کر گئے ہیں) اور دیگر مقامات میں وہ رسائل مفت تقسیم کئے۔

اور طرفہ یہ کہ ہمنے تو غیر نبی کے الہامات کو محتمل تلبیس ابلیس قرار دیکر انکی شرعی حجت سے انکار کیا ہے۔ کیا وہ قادیانی صاحب نے اپنی ذات کے سوا اور نبیوں کے الہامات کو بھی محل دخل و تلبیس ابلیس قرار دیا ہے۔ چنانچہ ازالہ قادیانی کے ص ۶۲۸ میں کہا ہے۔

"یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے۔ مگر وہ بلا توقف نکالا جاتا ہے اسکی طرف اللہ جلشانہ قرآن کریم میں اشارہ فرماتا ہے۔ وما ارسلنا من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ الخ ایسا ہی انجیل میں بھی لکھا ہے کہ شیطان اپنی شکل نوری فرشتوں کے ساتھ بدل کر بعض لوگوں کے پاس آجاتا ہے۔ دیکھو خط دوم قرنتیان باب ۱۱۔ آئت ۱۴۔ اور مجموعہ تورات میں سے سلاطین اول باب ۲۲۔ آئت ۹۔ میں لکھا ہے۔ کہ ایک بادشاہ کے وقت تین چار سو نبیوں نے اس کی فتح کے بارہ میں پیشگوئی کی۔ اور وہ جھوٹے نکلے۔ اور بادشاہ کو شکست آئی۔ بلکہ وہ اسی میدان میں مرگیا سبب اسکا یہ تھا کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح سے تھا۔ نوری فرشتے کیطرف سے نہیں تھا۔ اور ان نبیوں نے دہوکھا کھا کر ربانی الہام سمجھ لیا تھا۔" ازالہ ص ۶۲۸ و ۶۲۹

ایسا ہی ہم غیر نبی کے خوابوں کو محتمل تلبیس ابلیس جانتے۔ اور اپنے مضمون خطبہ بائیکیرہ میں بصفحہ ۲۷۸ نمبر ۹۔ جلد ۱۷۔ لکھ چکے ہیں۔ کہ خواہیں پانچ قسم ہوتی ہین۔ جن میں صرف ایک قسم الہام الٰہی ہوتا ہے (جو رویا صالحہ اور مبشرات کہلاتے ہیں)۔ باقی چار قسم غیر الہامی ہیں جنمیں ایک شیطانی وسوسہ بھی ہے۔

اسباب کے تسلیم کرنے سے بھی کیا وہ صاحب قادیانی کو انکار نہیں ہے اور

جبکہ غیر نبی کے الہامون اور خوابونکا یہ حال ہے جسمیں کیاد صاحب کو مجال مقال نہیں ہی اور اسیوجہ سے علماء اسلام نے غیر نبی کے الہامات اور خوابون کے قبول کرنے کے لیئے علاوہ اور شروط کے ایک شرط لگاوی ہے کہ وہ صریح احکام مستفاد کتب وسنت کی مخالف نہون جسکے تسلیم میں کادیانی کو بھی بظاہر کوئی عذر نہیں ہے۔ تو اب ہم درخواست کیاد صاحب کادیانی کے جواب میں کہتے ہیں کہ آپ کے اور آپ کے معتقدات کی نسبت جو خواب یا کشف یا الہام کسی شخص کو ہوا ہے یا آیندہ ہو سکتا ہے۔ اور ہوگا۔ وہ دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ (۱) یا تو وہ خواب یا کشف یا الہام آپ کا موید اور آپکے معتقدات و خیالات کا مصدق ہوگا۔ (۲) اور یا ایسا ہوگا کہ وہ آپکا مخالف اور آپکے اعتقادات کی تکذیب کرتا ہوگا۔ پس اگر وہ خواب یا الہام یا کشف قسم دوم سے نکلا تو وہ آپکے حقمین مفید نہ ہوگا۔ پھر اس حیلہ سی آپکو کیا فائدہ حاصل ہوا۔ اور اگر وہ قسم اول سی نکلا۔ اور اس سے یہ مفہوم اور ثابت ہوا۔ کہ آپ سچے رسول اور مسیح موعود اور مہدی مسعود ہیں (جیسا کہ آپکے تمسکات ثلثہ مذکورہ میں پایا جاتا ہے) اور آپ کے مقالات ومعتقدات حق ہیں تو اسصورت میں وہ جواب یا الہام ظاہر آیات و احادیث کا مخالف قرار پائیگا۔ کیونکہ آپ کے یہ دعاوی باطلہ وعقائد فاسدہ کہ مین مسیح موعود ہون اور مہدی مسعود اور نبی اور مرسل ہون وغیرہ وغیرہ صریح آیات قرآن واحادیث نبویہ کی مخالف ہین جنانچہ فتوے علماء ہندوستان وپنجاب میں ثابت ہو چکا ہے۔) اور اسوجہ سی وہ خواب یا الہام بحکم مسلمات فریقین لایق دست آویز وسند نہوگا۔ بلکہ بحکم اصول مسلمہ فریقین وہ وسوسہ شیطانی سمجھا جاے گا۔ اسصورت میں اس خواب یا الہام سے تمسک کرنا نہ صرف آپکے لئے غیر مفید بلکہ گمراہی وضلالت والحاد تصور کیا جائیگا۔ اور اس کیطرف رجوع کرنا ایسا ہوگا جیسا کوئی مسلمان کہلاکر شراب یا خنزیر کو حلال کوکہدی یا نماز روزہ باطل کرکے اور اسکے ثبوت وتائید کیلئے اپنے یا کسی دوسرے ملحد کے خواب یا الہام کو پیش کری۔ اور یہ دعوی کری کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہی۔ انہون نے فرمایا ہی کہ شراب مباح اور خنزیر حلال طیب ہے۔ اور نماز روزہ واہیات حرکات

ہین جسکو کوئی مسلمان قبول نہیں کرتا۔ اور اُس شخص کو جو احکام مذکورہ کی مقابلہ مین اپنا خواب پیش کری۔ ملحد زندیق باطنی کا خطاب دیا جاتا ہی۔ اور جو شخص ایسی شخص ملحد کی خوابون یا الہامونکو قبول کرلیتا ہے اور اُنکو دلیل شرعی سمجھ لیتا ہے۔ وہ شریعت کو ہاتھ سے چھوڑ دیتا ہی۔ اور اپنی دین کو کھو بیٹھتا ہی اور نماز روزہ چھوڑ کر بھنگ بوزہ پینے لگ جاتا ہی۔ داڑہی مونڈی اور بھنگ نوش فقیر ایسے دلائل پیش کرتے ہیں۔ اور جاہل عوام اور احکام شریعت سی بیخبر اُنکے قابو مین آجاتی ہیں۔

کادیانی بھی اب چاہتا ہے کہ لوگ قرآن اور حدیث وغیرہ دلایل شرعیہ کو طاق میں رکھدیں اور میری جھوٹی خوابون اور مصنوعی الہامون کی پیروی اختیار کرکے میری طرح ملحد و بہرہ بنجاوین لہذا خواص علماء کو چاہئی کہ اُسکے دہوکہ مین آکر خوابون یا ایسے الہامون کیطرف رجوع نہ کرین اور اس جال کو اس جال کے پھیلانے کا موقعہ ندین۔ مجھے اسوقت ایک نقل یاد آئی ہی جو مینی اس سے تیس ۳۰ برس پہلے زمانہ طالب علمی مین شیخنا و شیخ الکل و شیخ العرب والعجم شمس العلماء و زین الفقہا حضرت سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی (متع اللہ المسلمین بطول حیوتہم) سی سنی تھی کہ دہلی میں ایک جاہل صوفی شراب پیا کرتے تھے۔ اور ایک محدث مولوی صاحب (مگر بھولے جو صوفی بھی کہلاتے تھے) انکو منع کیا کرتے تھی۔ جب وہ اُنکو منع کرتے تو وہ کہتا کہ آؤ ہم تم مراقبہ مین بیٹھین۔ اور اس مراقبہ مین آنحضرت کی حضوری ہو تو آپسے حکم شراب حلت یا حرمت پوچھلین صوفی محدث (اپنے بھولا پن سی) اس کے دم مین آگئی اور اُسکے ساتھ مراقبہ مین بیٹھ گئی۔ تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک شخص آنحضرت کی نام سی جو غالبا شیطان ہوگا مشاہدہ میں آیا۔ اور وہ کہتا ہی "اشرب" یعنی شراب پیا کر۔ اسپر جاہل صوفی غالب ہوا اور محدث صوفی مغلوب ہوئے۔ مگر پھر وہ بہت روئے۔ اور خدا کی جناب میں گڑگڑا کر دعا مانگ کر دوبارہ اس جاہل صوفی کے ساتھ مراقبہ مین بیٹھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپنے فرمایا "لاتشرب" یعنی شراب نہ پیو۔ تب وہ محدث صوفی غالب ہوگئے اور وہ جاہل صوفی مغلوب ہوا۔ اس عاجز خاکسار اور ایک محقق و مبصر کے نزدیک محدث صوفی کی وہ غلطی اور بھولا پن تھا۔ کہ وہ شراب کی حلت و حرمت پوچھنے کیلئے قرآن کو چھوڑ کر مراقبہ اور اپنی الہامون کیطرف متوجہ ہوئی جسمین پہلی دفعہ مغلوب ہوگئی۔ اور اگر

وہ دوسری دفعہ غالب نہ ہوئے تو اس حکم شریعت حرمت خمر کو جاہلوں کی نظروں سے کھو بیٹھے ہیں۔

ایسا ہی جو شخص کادیانی کی دام میں پھنس کر اُسکے عقاید کفریہ و مقالات بدعیہ کو پرکھنے کیلئے کتاب و سنت کو چھوڑ کر خوابوں کیطرف رجوع کریگا۔ وہ دین کو کھو بیٹھیگا۔ اور کادیانی کیطرح دہریہ و ملحد بن جائیگا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمنے کادیانی کی اس درخواست کے جواب میں۔ خوابوں کیطرف رجوع کرنیکو جائز نہیں رکھا اور نہ اپنے اور دوسرے دوستوں اور اکابر کی خوابوں کو اُسکے مقابلہ میں پیش کیا۔ ورنہ ہمارے پاس اپنی اور اپنے دوستوں اور بزرگوں کی ایسے خواب اور الہامات اور مکاشفات موجود ہیں جن میں کادیانی کا حال ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ ملحد و گمراہ ہے۔

میں نے دو دفعہ خواب میں اُسکو بُری حالت میں دیکھا ایک دفعہ مسخ شدہ صورت (بندر کیصورت) میں (جسکو اشاعۃ السنہ کے کسی پرچہ میں بیان بھی کر دیا تھا) دوسری دفعہ ڈاڑھی مونڈی فقیر کیصورت میں۔ میرے بڑے بھائی شیخ محمد علی صاحب نے خواب میں اسکو بھالو (ریچھ) کی صورت میں دیکھا۔ اور توکل شاہ صاحب مرحوم ساکن انبالہ نے اُنکو اُس خواب کی تعبیر ایسی بتائی جس سے معلوم ہوا کہ وہ کادیانی ہے۔

مولوی عبد الرحمن صاحب مرحوم صوفی ساکن لکھو کے ضلع فیروزپور کو کئی دفعہ کادیانی اور اسکی اتباع کی نسبت الہامات ہوئی ہیں کہ وہ "جھوٹا ہے"۔ "شیطان اُسکو دھوکہ دیتا ہے"۔ جسکا شیطان ہمنشین ہو بُرا ہمنشین ہے۔ "وہ میری آیات اور رسولوں سے ہنسی کرتے ہیں"۔ خدا ظالموں کو گمراہ کرتا ہے"۔ اُنکے یہ الہامات رسالہ ایقاظ کے صفحہ ۲۲ میں منقول ہیں۔ اُنکے حق میں ان الہامات کو کادیانی نے بھی اپنے ازالہ کے صفحہ ۶۲۷ میں نقل کیا۔ اور پھر اُنکے جواب میں کہا ہے کہ یہ شیطانی الہامات میں اور اُسکی تائید و ثبوت میں وہ من گھڑت ڈھکوسلہ بیان کیا ہے جو صفحہ ۲۰۷ نمبر ہذا کے ازالہ کے صفحہ ۶۲۹ سے منقول ہوا۔

ہانسی حصار میں ایک مجذوب شاہ سیف الرحمن نام رہتے ہیں۔ اُنہوں نے دجال و کیلو کادیانی کی نسبت حالت جذب میں ایسے کلمات فرمائے ہوئے ہیں جس سے اُسکا گمراہ ہونا ثابت ہوتا ہے

چنانچہ میر احمد شاہ سکرٹری میونسپل کمیٹی لودھانہ ایک تحریر میں فرماتے ہین -

## حامدا و مصلیا

مجھے ماہ جون گذشتہ میں حصار میں جانے کا اتفاق پڑا وہاں میرے ایک دوست غلام حُسین صاحب جمعدار بندوبست ہیں - مین نے اُنسے دریافت کیا کہ یہاں پر کوئی شخص بزرگ بابرکت ہوں تو مجھے ان کی خدمت میں لیچلو - صاحب موصوف نے فرمایا - ایک صاحب شاہ سیف الرحمن صاحب مجذوب ہیں - اور جذبہ کی حالت میں خود بخود بہت سی باتین کیا کرتے ہیں - اور اُنکے سامنے اظہار حال کی کچھ ضرورت نہیں - جو دریافت کرنا ہو اسے اپنے دل میں رکھیں وہ خود بخود اُن کی گفتگو میں جو مخلوط ہوتی - بیان کر جاتے ہیں - اور صرف سائل ہی جو بات اُسکے ضمن ہوتی ہے سمجھ جاتا ہے - میں اور وہ دونوں شاہ صاحب کیخدمت میں پہنچے - اور شاہ صاحب اُسوقت کچھ باتیں مقدمات کی کر رہے تھے - مینے بیٹھتے ہی اپنے دل مین خیال کیا کہ مرزا صاحب کادیانی کا شور غل کیا ہے - اکثر لوگ اور علما انکو اپنے دعوے میں صادق نہیں جانتے - مگر اصلیت کیا ہے - تھوڑی دیر کے بعد ضمن گفتگو میں فرمانے لگے کہ ایک تو انگریزونکا عیسٰی بن گیا - اور ایک چوہڑونکا پیر بن گیا - اسکے بعد الفاظ سخت سخت فرمائے - اور نہایت غضبناک ہو کر کھڑے ہوگئے - اور ایک حجرے میں چلے گئے اور لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد پڑھ پڑھ کر پھر غصہ کے الفاظ فرماتے تھے - میں ویسی حالت چھوڑ کر اپنے دوست کے ساتھ آگیا - رستہ میں میرے دوست نے دریافت کیا - کہ تم نے کیا بات سوچی تھی کہ شاہ صاحب ایسا غصہ ظاہر فرماتے تھے - مینے جب قصہ سُنایا تو کہنے لگے کہ انگریزونکا عیسٰی وغیرہ جو الفاظ کہے ہیں مین نہین سمجھتا تھا اور اُنکے نہ سمجھنے کی یہ وجہ ہوئی کہ مینے جاتے وقت رستہ مین اُن سے یہ نہیں کہا تھا - کہ میرا مافی الضمیر کوئی مضمون مرزا صاحب کے لئے متعین ہوگا - اس سے صاف ظاہر ہے کہ اہل دل لوگون کے نزدیک مرزا صاحب کے دعوے غلط و محض بے بنیاد ہیں - اور شاہ صاحب

کی یہ ایک نئی بات نہیں ہے - مینے اور بھی بہت سی باتین اونکی حصار مین سنین ہین - جن سبکو اپنی اس واقعہ چشم دید کی بہت سے سچ اور بلاشائبہ ریب سمجھتا ہون مجھے اطمینان کلی ہے اور حاجت تفصیل نہیں - جو صاحب شک کرین خود حصار جاکر جو بہت دور نہیں ہے ریل موجود ہے مشرف بزیارت ہوکر خود تجربہ کرلین - اچھے لوگ باوجود لایق ہونے کے مرزا صاحب جیسا دعوے نہیں کیا کرتے اور پھر ایسے دعوے جو متقدمین و متاخرین سب کے مخالف ہیں -

راقم احمد شاہ لودہانوی - ۱۴ - جنوری سنہ ۱۸۹۲ء

## کادیانی کو تمسکہ دونو بناوٹی الہام اور تیسری جھوٹی خواب کا رد و ابطال

دونو الہام اور تیسرا خواب جو کیادصاحب نے مشتہر کیے ہیں باوجودیکہ انکا ناقابل اعتبار ہونا جواب درخوست سے ثابت ہوچکا ہے - اسوجہ سے بھی باطل اور رد واجب الرد ہیں کہ یہ تینون محض من گھڑت ڈہکوسلے ہین - دونو الہام حضرت کیادصاحب کے اپنے من گھڑت ہیں اور خواب اُنکے حواریوں کی بناوٹ و معہذا انکے مضامین ظاہر شریعت (کتاب وسنت) اور واقعہ کے مخالف ہیں - اس خواب کو تو خود صاحب خواب (محمد سعید عالم طالب العلم اورنٹیل کالج لاہور) نے بعض حواریان کیادصاحب کا افترا قرار دیا ہے - اور اس مضمون کے متعدد اشتہارات شایع کردیے ہیں - اور ۴ - جولائی سنہ ۱۸۹۷ء کو وہ خاکسار کی فرودگاہ لاہور میں آئے اور خاکسار کے سامنے اس خواب کو جھٹلایا - اور اُسکی تکذیب مین بقلم خود ایک پرچہ لکھ کر خاکسار کے حوالہ کیا - جو ذیل میں منقول ہے -

### نقل پرچہ محمد سعید عالم طالب العلم

مین نے ایک جلسہ اعظم میں اس حلیہ کا ایک آدمی دیکھا جسکے ہونٹ موٹے رنگ گندمی چہرہ پر چیچک کے داغ آنکھین موٹی - سر پر کلہ کی دہاری کا نشان خشخشی بال سیاہ و سفید اُس کے پاس مرزا کادیانی بھی بیٹھا ہوا تھا - میں نے دریافت کیا کہ حلیہ بالا والا کون شخص ہی - اُنہون نے کہا

کہ رسول کریم ہیں۔ میں نے مرزا کی نسبت کہا۔ ایسا مردود۔ کافر۔ دجال۔ ملعون حضرت کا متعرب کیونکر ہوگیا۔ اس پر تمام نے شور و غل کیا۔ تو اس شخص نے مجھے اپنے پاس بلایا۔ اور کہا کہ بزرگونکو گالی دینا برا ہے۔ جو شخص بزرگونکو برا جانتا ہے جہنمی ہوتا ہے۔ مین نے یہ واقعہ بذریعہ خط مرزا کادیانی کو لکھا۔ اُسنے وہ خط اپنے مریدون کے پاس بہیجا۔ وہ خط مجھے دکھایا۔ اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم اسخط کو چھپوا دین۔ میں نے کہا چھپوا دو اُنہوں نے دوسرے دن مجھی دستخط کرنیکو بلایا۔ اور اُنہون نے کہا کہ وہ خط تو تاج الدین کے مکان میں گم ہوگیا ہی۔ تم دستخط کردو۔ ہم کو وہ مضمون یاد ہی۔ ہم لکھ لینگے۔ اُنہوں نے ایک ورق رویائی صادقہ کی عبارت لکھ کر کہا کہ میری طبیعت کچھ خراب ہے آپ دستخط کر جائین۔ ہم لکھ لینگے مین نی دستخط کر دیئے۔ اور اُنہون نے از جانب خود ایک مضمون رویائی صادقہ بنا کر شائع کر دیا۔ اور اس میں مرسل اور مسیح موعود کا لفظ اپنی طرف سے لگا لیا اور اس زیادتی کا وہ اقرار کر چکے ہیں۔ اور رشوت دینے کا بھی اظہار کیا۔ جو اُنکی کلام سی صاف پایا جاتا تھا

محمد سید عالم ایف۔ او۔ ایل۔ کلاس اورنٹیل کالج لاہور۔

اس سے پہلے وہ یکم جولای ۱۸۹۷ء ایک اشتہار چھاپ چکی ہیں جسکی نقل یہ ہی۔

## کادیانی کی جعل سازی

میری طرف سی جو ایک رویائی صادقہ نام اشتہار ۱۹۔ ماہ جون ۱۸۹۷ء کو شایع کیا گیا ہی۔ وہ فی نفسہ میری طرف سے نہیں ہی۔ میں خدا وحدہ لا شریک کو گواہ کر کے کہتا ہون کہ میرا خواب جو ایک خیالی وسوسہ تھا۔ وہ رویائی صادقہ کے نام سے محض بد نیتی و شرمناک فائدہ اٹھانے کیغرض سی اپنی پاس سے چھپوا کر شائع کیا گیا ہی۔ افترا و بناوٹ کرنیوالوں اور جہوٹھ پھیلانیوالوں پر خدائی جلشانہ کا قہر نازل ہو مجھے حضرت ختمی مرتبت نے مرزا کو ہرگز ہرگز مرسل نہیں کہا۔ وہ حضرت خود ختم المرسل اور ختم النبی ہیں۔ میری اصلی عبارت یہ ہے جو اس اشتہار میں لکھ رہا ہون۔ مین نے اپنی عمر میں رویائے صادقہ کی معنے بھی ابھی سنی ہیں۔ میری عمر اسوقت سترہ سال کی ہی۔ اس عمر کے لڑکے سے اپنی تصدیق کرا کی دنیا کو دہوکے میں ڈالنا ہی۔ مین خدا کا شکر ادا کرتا ہون کہ اُس نی مجھے ایک بڑی ہلاکت سی بچا لیا

اور میری گردن پر خلق خدا کو دہوکے مین ڈالنے کا بوجھ نہ رہنے دیا۔ اے خدا تو مجھے میرے اس گناہ عظیم کی پاداش سے معاف کر اور میری عاقبت بخیر کر تو گواہ رہنا کہ مین اس اشتہار کے ذریعہ سے تیری جناب مین اپنے اس گناہ کے متعلق اشتہار کرکے تمام مسلمانوں کی آگاہی کیلئے اپنا مافی الضمیر شایع کرتا ہوں میرے وہ مسلمان بہائی جنہیں میرے اسم فرضی سابقہ اشتہار نے دہوکہ مین ڈال دیا ہے۔ اس اشتہار پر بالکل خیال نہ فرماوین وہ محض بالکل باطل ہے۔ وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ **الراقم** محمد سید عالم ایف۔ اے۔ ایل کلاس اورنیٹل کالج لاہور متوطن گکھڑ ضلع گوجرانوالہ۔ مورخہ یکم جولائے ۱۸۹۷ء۔

اور اس سے پہلے ۳۰ جون ۱۸۹۷ء کو ایک اشتہار اُنہوں نے اور چہاپکر مشتہر کیا ہے جسکی نقل یہ ہے۔

## دہوکے کا انجام رسوائی

مین چند جملے ۱۹ جون کے جعلی اشتہار پر جو براہ نام میرے نام پر مشتہر ہوا ہے بیان کرنا مناسب سمجھتا ہوں اور تمام اہل اسلام کی خدمت میں عرض کرتا ہوں خصوصاً علماے دین سے اور وہ عرض یہ ہے کہ رویائے صادقہ کے معنے مجھے ابھی تک معلوم نہیں جو اشتہار مین لکھے گئے ہیں۔ اور مرسل کا لفظ مرزا صاحب کا اپنا فخر ہے۔ مسیح موعود کا لفظ اُنہوں نے اپنے دعویٰ کی تصحیح کیلئے مشتہر کیا ہے ورنہ میرا خواب جو اصل تھا۔ وہ بے شبہ و شک مؤثر تھا۔ اور اگر وہ بعینہ وہی چھپتا تو مین یقیناً کہتا ہوں کہ اسکا اثر اس جعلی اشتہار سے زیادہ ہوتا۔ اور اس سچی خواب کا یقین بھی اُن کی نماز شریف نے جو ہمارے مذہب اسلام کے بالکل برخلاف ہے باطل کیا ہے۔ مین جمعہ کے دن جعلی خواب کے مشتہر ہونے پر شاہی مسجد میں تمام اہل اسلام کے روبرو مرزائیوں کی قلعی کھولونگا۔ اور اپنا حال بیان کرونگا سب اہل اسلام سے درخواست ہے۔ کہ شاہی مسجد میں ضرور تشریف لاویں۔ **راقم** محمد سید عالم ایف۔ اے۔ ایل کلاس اورنیٹل کالج لاہور متوطن گکھڑ ضلع گوجرانوالہ۔ مورخہ ۳۰ جون ۱۸۹۷ء

اس جعلی خواب کی تکذیب پیسہ اخبار لاہور۔ و چودھویں صدی راولپنڈی میں بھی ہو گئی ہے چودہوین صدی کی عبارت صفحہ ۸۸ نمبر ۶ جلد ہذا میں نقل ہو چکی ہے جسمین پیسہ اخبار کا بھی حوالہ ہے۔

اخبار جعفر زٹلی لاہور مطبوعہ ۱۰ جولائی ۱۸۹۷ء میں اس واقعہ حیرت انگیز کی نسبت ایک مفصل مضمون چھپا ہے اس مقام میں اُسکا خلاصہ بھی نقل کرنا مناسب ہے۔

## ہمارے الہاموں کی سچائی اور کادیانی کی رسوائی

ہمنے کشفی طور پر ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کی رات کو دیکھا تھا۔ کہ کادیانی ہمارے سچے الہاموں سے اطلاع پاکر ہم و غم و رنج و الم میں مبتلا ہو کر اپنی جورو کے آگے رو رو کر ہاتھ باندھ کر کچھ عرض معروض کر رہا ہے۔ اور اپنی بیوقوفی اور بیدینی سے یہ چاہتا ہے۔ کہ کسی طرح خدا کے سچے الہامونکو وقوعمین آنے سے روک دے۔ اور ہمکو خدا نے مامور کیا ہے کہ ہم خدا کے سچے الہامونکو اسکی مخلوق کے سامنے پیش کرکے اوسکے فرائض سے سبکدوش ہوں منجملہ اُن سچے الہاموں و کشفوں کے ایک یہ بھی ہمارا الہام تھا کہ خداوند تعالےٰ نے کادیانی کی نسبت یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اسکا منہ کالا اُسی کے مریدوں کے ہاتھوں سے کریگا۔ چنانچہ وہ الہام یہ تھا۔ اے کادیانی کمبخت دیکھ ہم جلدی ملا محمد بخش کے سچے الہامونکو پورا کرکے تیرا منہ کالا تیرے ہی مریدوں کے ہاتھوں سے کراوینگے جس شخص کو ہمارے اس الہام کی نسبت کچھ شک ہو وہ ہمارے مشتہرہ الہامون مورخہ ۲۳ جون ۱۸۹۷ء کے پرچہ کو جو ڈائمنڈ جوبلی کی یادگار کے نام سے موسوم ہو کر چھاپا گیا تھا۔ اسکا صفحہ دوم سطر ۲۰ کو ملاحظہ کرکے تسلی کرسکتا ہے اب وہ الہام کہ کادیانی کا منہ کالا اسکے مریدوں کے ہاتھوں سے ہو جاویگا۔ بعون ایزد متعال ۲ جولائی ۹۷ء بروز جمعہ پورا ہوا یعنے کادیانی کا منہ کالا اُسکے مریدوں کے ہاتھوں سے ہو گیا۔ تفصیل اجمال کی یہ ہے۔ کہ کادیانی کے مریدوں نے ایک بناوٹی اشتہار موسومہ برویائے صادقہ ایک غریب طالب العلم مسمی سید عالم ایف۔ اے۔ ایل۔ کلاس اورنٹیل کالج لاہور متوطن گکھڑ ضلع گوجرانوالہ تاریخ ندارد کے نام سے مشتہر کیا جسکا لب لباب یہ ہے کہ اُسی طالب العلم کو گویا خواب میں زیارت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نصیب ہوئی۔ کہ آپ حضور پر نور ایک مسجد میں تشریف رکھتے ہیں۔ اور اُنکے دوسرے مرتبہ پر ایک شخص بیٹھا ہے جسکی نسبت آنحضرت نے فرمایا کہ یہ مرزا کادیانی ہے۔ اور میری طرح یہ بھی مرسل ہے اور سچا مسیح موعود ہے۔ جو اسکی نہ مانیگا وہ جہنم میں گرایا جاویگا۔ وغیرہ وغیرہ چنانچہ وہ بناوٹی اشتہار

اپنی ہی گرہ سے چند پیسے بھی خرچ کرکے چھپوا کر جا بجا شہر لاہور اور اُسکے مضافات میں تقسیم کرا دیئے گئے جبکہ یہ بناوٹی اشتہار سید عالم طالب علم کی نظر سے گذرا تو اُس نے فی الفور ۳ جون ۱۸۹۷ء کو بذریعہ اشتہار بنام دہو کھے کا انجام رسوائی چھپوا کر عوام الناس کو مطلع کیا کہ وہ ۲ جولائی ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جامع مسجد میں تمام حاضرین اہل اسلام اور علمائے دین کے سامنے اصل واقعہ کو پیش کرکے مرزائیوں کی قلعی کھولکر اپنی سُرخروئی حاصل کریگا۔ امید ہے کہ سب مسلمان جامع مسجد میں تشریف لاکر صدق دل سے اصل واقعات کو سُنکر مرزا کادیانی کی جعلسازی پر لاکھ لاکھ نفرین کرینگے چنانچہ تاریخ مقررہ بالا پر جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ سب سے پہلے محمد حفیظ صاحب سالم نے خوب مؤثر تقریر کی جسپر تمام حاضرین اہل اسلام نے تحسین و آفرین کی پھر اسی مجمع میں سید عالم کیطرف سے بیان کیا گیا کہ اصل واقعہ خواب کا اسطرح پر ہے کہ میں ۱۹ جون ۱۸۹۷ء کو بازار سید مٹھہ میں جا رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک خربوزہ فروش کی دکان پر چند اشخاص سرسید احمد صاحب کو اور مرزا کادیانی کو بُرا بھلا کہہ رہے ہیں۔ چونکہ میں بھی کچھ کچھ کادیانی کے برخلاف تھا۔ اُنکی ہاں میں ہاں ملانے لگا۔ اسی اثنا میں ایک شخص وہاں سے گذرا اور کہنے لگا کہ کسی کو بُرا نہیں کہنا چاہیئے۔

رات کو یہی خیال شاید میرے دماغ میں تھا۔ اور اسیطرح میں خواب دیکھتا ہوں کہ میں خربوزہ فروش کی دوکان پر مرزا کی بابت کچھ گفتگو کر رہا ہوں اور ایک شخص جسکا حلیہ یہ ہے چیچک رو داغ سر کے بال انگریزی فیشن پر کٹے ہوئے۔ سر پر کلاہ رکھنے کی علامت ایک گول دائرہ نمودار حبشیوں کیطرح ہونٹ بڑے بڑے۔ ڈاہڑی کے بال سیاہ و سفید مجھے کہتا ہے کہ کسی کو بُرا نہیں کہنا چاہیئے۔ الخ۔“

اس خواب میں جو آنحضرت کا حلیہ بتایا گیا ہے یہ واقعہ کے برخلاف ہے۔ یہ حلیہ کسی میرزائی شیطان کا ہے۔ نہ رسول رحمن کا یہ حلیہ بتا رہا ہے۔ کہ اصل خواب بھی شیطانی ہے۔ نہ رحمانی اور اسپر حواریان کادیانی کی جعل سازی ازخود افتراپردازی طرفہ پر طرہ ہوئی۔

اس خواب میں ان حضرات کی جعل سازی و افتراپردازی ناظرین کو ثابت ہوئی ہے تو اسی وہ ان دو نو الہاموں کے افترا ہونے کا یقین کرسکتے ہیں۔ باایں ہمہ ہم اُن کے

وجوہات ہونے کے جداگانہ بیان کرتے ہیں۔

## پہلے الہام کے افترا ہونے کی وجوہات

پہلے الہام کے افترا ہونے پر کئی وجوہات شاہد ہیں۔ (اوّل) اس اشتہار کے مشتہر فتح محمد سب پوسٹماسٹر لیہ کے حقیقی خالو (ماموں) منشی امام بخش صاحب سابق منشی رسالہ ریاست بہاولپور نے بمقام فیروزپور جب اس اشتہار کو دیکھا تو اسکو صاف اور کھلے الفاظ سے رد کیا اور کہا کہ یہ محض افترا ہے۔ اور اپنے بھانجے فتح محمد کے حق میں ایسے الفاظ کہے جسکو ہم اس مقام میں نقل نہیں کرسکتے۔

(دوم) اس اشتہار کا مشتہر فتح محمد پوسٹماسٹر لیہ کیا دصاحب کے خاص مریدوں اور حواریوں سے ہے۔ کادیانی نے اپنے مریدوں کی فہرست میں اسکا نام مشتہر کیا ہوا ہے۔ آخری فہرست جلسہ جوبلی کا چندہ دینے والوں کے دیکھو جسمیں اسکا نام ۲۵۸ نمبر ہے۔ اور اسکی دیانت اور امانت اسکا یہ حال ہے کہ ۱۸۸۹ء سے قیمت اشاعۃ السنہ کی چار روپیہ [العہر] اسکے ذمہ ہے۔ بارہا بیرنگ خطوں کے ذریعہ مطالبہ ہوا۔ نہ قیمت ادا کی نہ پرچے واپس کئے۔ باوجودیکہ واپسی پرچوں کا وعدہ بھی کیا اسوقت اسکے تین خط ہمارے پاس موجود ہیں۔ ایک میں قیمت کی تفصیل سے تصحیح کرتا ہے۔ دو میں واپسی پرچوں کا وعدہ کرتا ہے۔ مگر اب تک نہ پرچے واپس کئے اور نہ روپیہ ارسال کیا۔

اب اہل انصاف انصاف کریں کہ ایسے خدا ترس اور راست باز کی روایت کا جسکو وہ اپنی ہمشیرہ سے نقل کرتا ہے کیا اعتبار ہے۔؟

(وجہ سوم) اس الہام کی عربی عبارات غلط و بے معنے ہیں۔ فقرہ نمبر ۲ کوئی معنے نہیں رکھتا۔ فقرہ نمبر ۵ و ۶ میں صادقاً و مفعولاً کی نصب (دو زبریں) غلط و بے وجہ ہیں۔ فقرہ عباداللہ وجھکم النحب بے معنے ہے۔ آخری فقرہ جو آیت قرآن سے پہلے ہے غلط و بے معنے ہے۔

(وجہ چہارم) کسی شخص کو عربی میں یا کسی اور زبان میں (جسکو وہ نہ سمجھتا ہو) خداتعالےٰ ملہم الانبیاء والاولیاء کا کام نہیں ہے۔ اور نہ خداتعالےٰ کی یہ عادت ہے۔ آیت منقولہ حاشیہ

| | |
|---|---|
| وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين لهم (سورہ ابراہیم ع-۱) | میں صاف تصریح ہے۔ کہ خدا تعالے ملہم کی قومی زبان میں الہام کرتا رہا ہے۔ تاکہ اسکو لوگونکی |

آگے بیان کردے۔ تغیر زبان میں الہام کیا دصاحب کادیانی اور اسی کی پارٹی ہوتے ہیں جو شیطانی احتلام ہیں۔ نہ رحمانی الہام۔

(وجہ پنجم) اس الہام کی عبارت اُردو و عربی صاف ناطق و شاہد ہیں کہ یہ کادیانی کی عبارات ہیں جو شخص کادیانی کی عبارات اُردو و عربی میں نظر رکھتا ہوگا۔ وہ اس اشتہار کی عبارات کو پڑھ کر فوراً شہادت دیگا کہ یہ اسی کی عبارات اسی کی طبعزاد و بیحیائی ہیں۔ نہ کسی اور کی۔

## دوسرے الہام کی من گھڑت ہونے کی وجوہات

دوسرا الہام بھی کادیانی کا من گھڑت ہی۔ اور وجہ پنجم منجملہ وجوہات مذکورہ اسپر کافی دلیل ہے۔ یہ تک بندی اور منشیانہ عبارت آرائی جو اس اشتہار میں پائی جاتی ہی۔ ایک مجذوب سی ہرگز ممکن و متصور نہیں ہے۔ جو مدعی خلاف ہو وہ ہمکو ایسے کوئی ایک بھی نظیر دنیا میں بتاوے۔ کہ ایک شخص مجذوب ہو اور پھر وہ ایسی تک بندی و انشا پردازی کری۔ مجذوب تو بڑ مارو یا کرتے ہیں۔ کوئی کلمہ کیسا انکے منہ سے نکل جاتا ہے۔ کوئی کیسا۔ اور اس سی لوگ کچھ کچھ مطلب نکال لیتے ہیں۔ ایسا مجذوب کوئی کسی نے نہ دیکھا۔ اور نہ سُنا ہوگا۔ کہ ایک تحریر بعنوان اشتہار واجب الاظہار لکھ کر اور اسمیں پوری فقرہ بندی و انشاپردازی عمل میں لاکر اور کسی شخص کے حق میں اداب عرفی کے مطابق (جیسے مرزا صاحب وغیرہ) الفاظ استعمال کرکے اخیر میں بذیل لفظ المشتہر اپنا نام و پتہ و تاریخ و سنہ انگریزی وغیرہ پورے قاعدہ سے لکھ کر اُسی شخص کے پاس چھاپنے اور شایع کرنے کے لیے بھیجدی۔ کیا یہ مجذوبوں کا کام ہی۔؟۔ ہرگز نہیں۔ دنیا میں اُسکی کوئی نظیر ہے؟۔ کہیں نہیں ہے۔

یہ مضمون لکھ کر ہمکو شملہ جانیکا اتفاق ہوا۔ تو وہاں ایک صاحب بابو اللہ بخش نامی نی

(جو محکمہ آب وہوا کے ہیڈ کلارک ہیں اور وہ میان فقیر محمد صاحب سیالکوٹی کے خاص مرید ہیں)
اس اشتہار کا ذکر آیا تو انہون نے اسکو صاف وصریح الفاظ سے جھوٹا قرار دیا۔ اور فرمایا کہ ہمارے مرشد عرصہ ایک یا دو سال سے مجذوب نہیں رہے۔ سالک ہیں۔ اور ایک دوست ساکن جھنگ سے جو اسی محکمہ میں ملازم ہیں خاکسار کے پاس یہ ذکر کیا کہ۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ میان فقیر محمد صاحب شملہ میں بابو اللہ بخش کے پاس آئے تھے۔ اور وہ ہوش وافاقہ میں بھی اُسی دوست کے ذریعہ سے ہمارا یہ مضمون بابو اللہ بخش صاحب نے دیکھا اور پڑھا۔ تو اسکو پسند کیا۔

انکے بیان سے بھی صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ الہام شیطانی من گھڑت کادیانی ہے جسکو اُسنے فقیر صاحب موصوف کے نام سے چھپوا دیا ہے۔ مجذوب کا یہ کام نہین کہ ایسی انشا پردازی کرے۔ اور اسکو اشاعت کے لئے حسب دستور عقلاء و وکلاء پریس میں بھیجدین۔ قطع نظر اس سے الہام کا مضمون خلاف شریعت۔ جو خدا کیطرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ کیا د صاحب کادیانی ہی کا مضمون ہے۔ جنکو کفر اسلام کی کچھ پروا نہین۔

ایک بات اس اشتہار مین خلاف شریعت یہ لکھی ہے۔ کہ مینے فلان فلان ارواح سے جو چودہ طبق کی خبر رکھتے ہیں الہام پایا ہے۔ شریعت کے رو سے سچا الہام خدا تعالیٰ کیطرف سے ہوتا ہے۔ اور اگر اسمیں کوئی واسطہ ہوتا ہے تو وہ فرشتہ کا ہوتا ہے۔ اور جھوٹا الہام شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

یہ خدمت الہام کرنے کی صالحین اور بزرگونکو سپرد نہیں ہے۔ اور نہ صالحین مین سے ایسا کوئی شخص ہے جسکو وہ چودہ طبق (ساتون زمین ساتون آسمانون) کے جملہ امور کی خبر ہے۔ یہ علم محیط خدا تعالےٰ ہی کا خاصہ ہے۔

دوسری بات خلاف شریعت اسمیں یہ لکھی ہے۔ کہ مرزا صاحب رسول مقبول کی دستار مبارک ہین جسکے دوسرے الفاظ مین یون کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب آنحضرت کے سر تاج ہین۔ یہ آنحضرت کی صریح توہین اور کفر ہے۔ آنحضرت تو تمام دنیا کے سردار ہین۔ اور

مرزا صاحب بحکم اس خبیث الہام شیطانی ملہم کے آنحضرت کے سرتاج ہوئے۔ تو گویا سب نبیوں کے سرتاج ٹھہرے۔ اس سے بڑھ کر توہین انبیاء اور کفر معلوم نہیں۔ اور کیا ہوگا۔؟

تیسری بات اس میں واقعہ کے برخلاف یہ لکھی ہے۔ کہ رافضی ولضارے پیدا ہوگئے تو خدا تعالے نے مرزا صاحب کو بھیجا۔ اس الہام کے گدھے ملہم کو اتنی خبر نہیں کہ نضارے کب سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور رافضی کب سے ہیں۔ اور مرزا دجال کب پیدا ہوا۔ اور کس حصہ عمر میں اُسنے دعوی مبعوث و مرسل ہونیکا کیا سچ کہا گیا ہے دروغگو را حافظہ نباشد۔ اے احمق اس الہام شیطانی کی مشتہر دنیا سے پوچھ اور واقعات کی خبر لے۔ کہ مرزا کب پیدا ہوا۔ اور کب مبعوث و مرسل بنا۔ اور نضارے اور رافضی کب سے ہیں اور اس مثل مشہور کا مصداق نہ بن ے چندین مدت خدائی کردی تا ہتورگاوخر ا نشناختی۔

ایسے ہی کفریات اور لغویات اس اشتہار میں اور ہیں۔ مگر انکی تفصیل کا نہ وقت ہے نہ ضرورت ہے، ان وجوہات سے ان الہاموں کا جھوٹ و افترا اور کیا د صاحب کادیانی کی من گھڑت ہونا کس و ناکس پر واضح ہوگا۔ انشاء اللہ تعالے۔ اور جواب ثانی درخواست پہلے معروض ہو چکا ہے۔

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ اور کادیانی کیاد کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ یہ آخری حیلہ بھی آپکا بیکار رہا۔ اب کوئی اور حیلہ نکالیں اور پھر اسکا ابطال دیکھ لیں "ان اللہ لایھدی کید الخائنین" خدا تعالے گمراہوں کے مکر کو راست نہیں لاتا۔